S_1997_1_362_365

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1997 ایس یو پی پی 1 ایس سی آر

ایم۔جی۔چارے اور دیگران

بنام۔

حکومت آندھرا پردیش اور دیگران

9 مئی 1997

کے۔راماسوامی اور ڈی۔پی۔وادھوا، جسٹسز

آندھرا پردیش خیراتی اور ہندو مذہبی ادارے اور اوقاف ایکٹ، 1987: دفعہ (2)34 اور 144۔ ہندو قانون-شری پدماوتی اماوری مندر-ارچکا اور میراسیدار-تقرری کے موروثی حق کا خاتمہ-لیکن ایسے افسران جو ٹی ٹی ڈی ملازمین کے سلسلے میں منظور شدہ ارچکا کی درجہ بندی کے لحاظ سے پوجا کی مسلسل کارکردگی کے خواہاں ہیں-انہیں مناسب فیصلہ لینے کے لیے ٹی ٹی ڈی-ٹی ٹی ڈی کو نمائندگی کرنے کی ہدایت۔

آندھرا پردیش چیریٹیبل اینڈ ہندو ریلیجیئس انسٹی ٹیوشنز اینڈ اینڈومنٹس ایکٹ، 1987 کی مختلف توضیعات آئینی جواز کو برقرار رکھتے ہوئے اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ ارچکوں اور دیگر عہدوں پر فائز افراد کے موروثی حقوق کا خاتمہ غیر آئینی نہیں تھا۔نتیجتاً شری پدماوتی اماوری مندر، تروچنور کے میرانداروں نے اپنے موروثی حقوق کھو دیے۔تاہم ان میں سے کچھ پوجا اور رسومات کی مسلسل کارکردگی کے خواہاں ہیں۔اس لیے یہ درخواست۔

درخواست کو نمٹاتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد: آندھرا پردیش چیریٹیبل اینڈ ہندو ریلیجیئس انسٹی ٹیوشنز اینڈ اینڈومنٹس ایکٹ، 1987 کی دفعہ 142 کے تحت، موروثی حق کے خاتمے سے کسی بھی ایسے اعزاز پر اثر نہیں پڑے گا جس کا شری پدماوتی اماوری مندر کے عہدے کا کوئی سابق موروثی حامل رواج کے مطابق حقدار ہے۔مذہبی تقریبات، پوجا اور عبادت کی مذہبی اداروں میں سمپرادیام اور اگاموں کے مطابق انجام دہی محفوظ ہے۔لہذا، اگر ارچکا/میراسیدار آرچکا کی حیثیت سے پوجا اور رسومات کی مسلسل کارکردگی کے خواہاں ہیں، تو ٹی ٹی ڈی ملازمین کے سلسلے میں منظور شدہ آرچکوں کی درجہ بندی کے لحاظ سے، انہیں امار وارودیواستنم کے ملازمین کے

طور پر مان کر متعلقہ درجات میں مقرر کیا جا سکتا ہے۔ میراسیداروں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ ٹی ٹی ڈی کے سامنے نمائندگی کریں۔ ٹی ٹی ڈی، اگر ضروری ہو تو، ریاستی حکومت اور اوقاف کے مشنر کے ساتھ مشاورت سے غور کرے گا اور ان کے مسائل کو حل کرے گا، اگر کوئی ہو تو، اور اس سلسلے میں مناسب فیصلے اور تقرری یا احکامات کرے گا۔ (364-C-H؛365-اے)

اے ایس نارائن دیکشیتولو بنام ریاست آندھرا پردیش اور دیگر (1996) 9 ایس سی سی 548، حوالہ دیا گیا۔

دیوانی بنیادی دائرہ اختیار حکم: آئی اے نمبر 4

میں

1988 کا ٹرانسفر کیس نمبر 175۔

(ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت۔)

ڈی ڈی ٹھاکر، پی پی راؤ، ہردیو سنگھ، ڈاکٹر گوری شنکر، سی مکند، ٹی وی رتنم، بی کانتاراؤ، کے رام کمار، سی بالاسبرامنیم، مسز آشا نائر، وی بالاجی، این گنپتی، اے ٹی ایم سام پتھ، محترمہ مدھو مولچندانی، ایس مارکنڈیا، مسز چترا مارکنڈیا، محترمہ میناکشی اگروال، اے سباراؤ، اے ڈی این راؤ، وی بالا چندرن، جبین پیش ہونے والی پارٹیوں کے لیے ہنساریا اینڈ کمپنی، پی این راملنگم، بی پارتھا سارتھی، وائی پی راؤ، سدہانا رامچندرن، محترمہ بی سنیتاراؤ اور محترمہ ایچ وہی۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

کے رامسوامی، جسٹس۔ شری پدماوتی اماوری مندر، تروچنور کے پانچ سابق موروثی میراسیداروں نے کہا ہے کہ روزانہ اور وقتاً فوقتاً پوجا اور دیگر مقدس رسومات پنچ راترا اگاموں کے مطابق انجام دی جا رہی ہیں۔ وہ ہر خاندان کے بذریعے روزانہ نائبین کے بذریعے اور خود ذاتی طور پر سال بہ سال کی بنیاد پر گردش کے بذریعے انجام دیے جاتے ہیں۔ شری پدماوتی اماوری مندر، تھروچنور کا انتظام پانچ خاندانوں کے ذریعے کیا جا رہا تھا۔ وہ ذاتی طور پر یا نائبین کے بذریعے مقدس مقام اور اندرونی پرکرم کی دیکھ بھال اور صفائی کے ذمہ دار تھے۔ پوجا خاندان کے کسی فرد کے ذریعے ذاتی طور پر کی جاتی ہے۔ وہ مندر میں زیورات اور دیگر قیمتی سامان کی حفاظت کے ذمہ دار تھے۔ فیصلہ سنائے جانے کے بعد انہیں اچانک تمام مذہبی فرائض اور دیگر نگہداشت کی ذمہ داریوں سے بے دخل کر دیا گیا ہے۔ یہ روایت اور عقیدہ ہے کہ اماواروان کی خاندانی بہن ہے اور اپنی بہن کی عقیدت کی وجہ سے، وہ پورے مذہبی جوش وخروش اور عقیدت کے ساتھ روزانہ دیوتا کی پوجا

کر رہے ہیں یہاں تک کہ کئی بار اپنے اخراجات پر بھی۔ ان پانچوں کے علاوہ، دیگر نو اہل ارچکا ہیں لیکن سب کوارچکا کے فرائض انجام دینے سے من مانی طور پر روکا جاتا ہے۔ انہیں مندر میں داخل ہونے کی بھی اجازت نہیں ہے۔ اس اسکیم کو میراسیداروں یا پیڈاجیانگر یا چناجیانگر کے حوالے سے اسی طرح کی ہدایات کے ساتھ تیار کیا جاسکتا ہے، جو کہ ٹی ٹی ڈی پر لاگو ہوگا۔

آندھراپردیش چیریٹیبل اینڈ ہندو ریلیجیئس انسٹی ٹیوشنز اینڈ اینڈ ومنٹس ایکٹ 1987 (مختصر طور پر 'ایکٹ') کی دفعہ (2)34 اور 144 کے نفاذ سے تمام موروثی حقوق ختم ہو گئے ہیں۔ اس کے بعد سے مذکورہ توضیعات آئینی حیثیت کو برقرار رکھا گیا ہے؛ شری پدماوتی اماوری مندر کے میراسیدار۔ تروچنور نے اپنے موروثی حقوق کھو دیے ہیں۔ ایکٹ کی دفعہ 142 کے تحت، اس کے خاتمے سے کسی بھی ایسے اعزاز پر اثر نہیں پڑے گا جس کا شری پدماوتی اماوری مندر کا کوئی سابق موروثی حامل رواج کے مطابق حقدار ہو۔ مذہبی تقریبات کی انجام دہی، پوجا اور مذہبی اداروں میں سمپرادیام اور اگاموں کے مطابق عبادت کی حفاظت کی جاتی ہے۔ اے ایس نارائن دیکشیتولو بنام ریاست آندھراپردیش اور دیگر (1996) 9 ایس سی سی 548 میں پہلے ہی یہ قرار دیا جا چکا ہے کہ سیکولر انتظامیہ ٹی ٹی ڈی میں شامل ہوگی جو مذہبی یا روحانی کاموں میں مداخلت نہیں کرتی بشمول مذہبی عبادت، تقریبات وغیرہ کی انجام دہی سے متعلق۔ ان کا انعقاد ارچکوں کے بذریعے کیا جانا ضروری ہے جو خاتمے سے پہلے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ لہذا، اگر ارچکا/ میراسیدار ارچکوں کی حیثیت سے پوجا اور رسومات کی مسلسل کارکردگی کے خواہاں ہیں، تو ٹی ٹی ڈی ملازمین کے سلسلے میں منظور شدہ ارچکوں کی درجہ بندی کے لحاظ سے، انہیں اماروارودیواستنم کے ملازمین کے طور پر مانا جاسکتا ہے؛ جو اسے ٹی ٹی ڈی کے ارچکوں/ میراسیداروں کی طرح کرتے ہیں۔ وہ تروچنور کے شری پدماوتی اماوری مندر میں پوجا اور مذہبی تقریبات انجام دیتے ہیں۔ یہ عدالت ان کے مذہبی جوش وخروش، وقف عقیدت اور دیانتداری سے واقف ہے جس کے ساتھ سابقہ میراسیدار اپنے فرائض انجام دیتے تھے، شری پدماوتی اماوارو کی روزانہ، وقتاً فوقتاً یا خصوصی پوجا یا تہوار انجام دیتے تھے۔ ان میں سے کچھ بار میں وکلاء کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ لہذا، ہمیں امید اور اعتماد ہے کہ ٹی ٹی ڈی انہیں مساوی درجہ بندی کے ساتھ مقرر کرے گا جیسا کہ ٹی ٹی ڈی میں کیا جا رہا ہے اور انہیں شری پدماوتی اماوری مندر میں درکار ارچکوں کی متعلقہ درجہ بندی میں مقرر کرے گا۔ اس سلسلے میں، جب ہم نے مشورہ دیا، تو شری پی پی راؤ نے منصفانہ طور پر کہا ہے کہ سابق میراسیداروں کو ٹی ٹی ڈی اور حکومت کے سامنے نمائندگی کرنی چاہیے۔ وہ اس معاملے کو دیکھیں گے اور اس سلسلے میں میراسیداروں کے کسی بھی مسئلے کو حل کریں گے۔ میراسیداروں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ ٹی ٹی ڈی کے سامنے نمائندگی کریں۔

ٹی ٹی ڈی، اگر ضروری ہوا تو، ریاستی حکومت اور اوقاف کے کمشنر کے مشورے سے غور کرے گا اور ان کے مسائل کو حل کرے گا، اگر کوئی ہوں، اور اس سلسلے میں مناسب فیصلے کرے گا اور تقرری یا احکامات دے گا۔

آئی اے کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جاتا ہے۔

ٹی۔این۔اے۔

درخواست نمٹا دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.08.03 16:15
I am the author of this document